جناب ریٹائرڈ میجر ہدایت الرحمن لوت

فہم اسلام، نفاذ شریعت اور سی ٹی بی ٹی

قوموں کی زندگی میں درپیش ہر بڑا واقعہ نئی سوچ اور رجحان کا باعث بنتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس پاکستانی قوم کی پچاس سالہ زندگی میں رونما ہونے والے چار بڑے واقعات؛ آزادی پاکستان سانحہ مشرقی پاکستان، شکست روس اور حالیہ ایٹمی دھماکے سے کوئی ایک بھی واقعہ ہماری نئی قومی سوچ یا رجحان کا باعث نہ بن سکا۔ اسکی وجہ ہر واقعہ کے بعد مناسب لائحہ عمل (Follow up action) کا اختیار نہ کرنا ہے۔ نتیجتاً آج ہم قومی زندگی کے لئے تنکوں کا سہارا تلاش کررہے ہیں۔ ملک میں اسلامی شریعت کے نفاذ کا حکومتی ارادہ یا شوشہ تکمیل اور عدم تکمیل ہر دو صورتوں میں پانچویں بڑے قومی واقعہ کا باعث ہوگا۔ نفاذ شریعت کے لئے مجوزہ پندرہویں آئینی ترمیمی بل پر اٹھنی والی تنقید کی صرف دو وجوہات ہوسکتی ہیں۔ تنقید کرنے والوں کے فہم اسلام میں کمی یا مجوزہ ترمیمی بل میں ایسی دفعات کا شامل ہونا جو اسلامی تعلیمات سے متصادم ہوں، اسکے علاوہ اگر کوئی وجہ ہوسکتی ہے تو وہ اختلاف رائے کی ایک طرف یا دونوں اطراف بدنیتی، کے علاوہ کوئی اور ہو ہی نہیں سکتی۔ بہرکیف ایک حقیقت اظہرمن الشمس ہے کہ اگر خدانخواستہ پندرھویں آئینی ترمیمی بل پر اختلاف رائے کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں رفع نہ کیا گیا اور اسلامی نظام کے نفاذ کے طریق کار کو قرآن اور سنت کا تابع نہ کیا گیا تو ان کے خطرات اثرات نہ صرف پاکستان کو لے ڈوبیں گے بلکہ یہ امت مسلمہ کے روبہ زوال صورت حال کو مزید ابتر کرنے کا باعث بھی اس لئے بنے گا کہ اسلام دشمن قومیں اس ناکامی کو اسلام سے منسوب کرتے ہوئے مخالف اسلام سرگرمیوں کو تیزتر کرینگی۔

پندرھویں آئینی ترمیم کو قوم کے سامنے لانے کے فوراً بعد حکومت نے سی ٹی بی ٹی کو پندرھویں آئینی ترمیمی بل پر ترجیح دیتے ہوئے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں زیر بحث لاکر اپنی حماقت ظاہر کرنے میں دیر نہیں لگائی۔ CTBT پر دستخط کرنے یا نہ کرنے کا اثر براہ راست پاکستان کی دفاعی صلاحیت پر پڑتا ہے۔ پاکستان کی سلامتی اور مستقبل سے وابستہ اہم ترین فیصلہ ایک ناکارہ نظام کے پیدا کردہ حالات میں مناسب ہوگا اسکو مجوزہ نئے نظام کے لاگو ہونے تک موخر کرنا دانشمندی ہے۔ کیا یہ سمجھنے کیلئے کوئی بڑی عقل کی ضرورت ہے کہ CTBT اور ڈالر کا منسلک (Linkage)

فائدہ مند ہوگا یا اسلامی نظام اور CTBI کا ۔ CTBI پر دستخط کرنے کے مسئلہ نے موجودہ قیادت کے عقیدہ کو امتحان میں ڈال رکھا ہے ۔ مسلمان کا عقیدہ ہے کہ اسلامی نظام قربانی اور خوشحالی کا ایک خوبصورت امتزاج ہے ۔ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ سے اگر ایک طرف ڈالر کی خلاقومی قربانی سے پر ہوگی تو دوسری طرف یہ ایک ایسی خوشحالی کا باعث بنے گا جو کسی غیر کی مرہون منت نہ ہوگی ۔ کیا ایسی صورت حال میں سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کا فیصلہ موخر کرنا مذہبی ، سیاسی اور منطقی ، ہر لحاظ سے موزوں نہیں ہوگا ۔ قرآن وسنت کو ملک کا سپریم لاء (Supreme Law) بنانے کا ارادہ اگر پکا اور مخلصانہ ہے تو قرآن وسنت ہی سے سی ٹی بی ٹی کے مسئلہ پر راہنمائی حاصل کرنی ہوگی بصورت دیگر کوئی لاکھ جتن کرے بدنیتی ہرگز نہیں چھپے گی ۔ قرآن کا ارشاد ہے کہ " اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالہ کیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرلیا کرو خدا تمھیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے بے شک خدا سنتا (اور) دیکھتا ہے ، مومنو ! خدا اور اسکے رسولؐ کی فرمانبداری کرو اور جو کوئی تم میں صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور رسولؐ (کے حکم) کیطرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اسکا مآل (انجام) بھی اچھا ہے۔ (سورۃ نساء رکوع ۸)

یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیئے کہ CTBI پر دستخط نادہندہ (Defualt) ہونے سے اگر چند مہینوں تک بچا بھی دے یہ ایک مستقل چھوٹ (Relief) ہرگز ثابت نہیں ہوگا۔اور (Default) ہونے کے خوف کو اس وقت تک (Exploit) کیا جاتا رہے گا جبتک ہماری ایٹمی صلاحیت کو (Roll back) نہیں کرالیا جاتا ۔ سی ٹی بی ٹی اگر بظاہر ایک بےضرر معاہدہ نظر آتا ہے لیکن اس کے (Unwritten clauses) میں ہماری تباہی پوشیدہ ہے ۔

سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کے فیصلہ کو مؤخر کرنے کیلئے اسلامی نظام کے نفاذ کا ارادہ ایک معقول اور (Convining) وجہ بن سکتی ہے ۔ دباؤ ڈالنے والی طاقت کو کہا جاسکتا ہے کہ یہ فیصلہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے اتنا اہم ہے کہ یہ نئے نظام کے نفاذ سے پیدا ہونی والی صورت حال کو مدنظر رکھ کر ہی لیا جاسکتا ہے ۔ حکومتی نظام میں جوہری تبدیلی لانا کوئی معمول کی بات نہیں ہوتی ۔ اگر یہ بات درست ہے کہ ہم موجودہ قومی صورت حال سے مایوس ہوکر نئے نظام حکومت ومعاشرت کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو کیا اس قسم کی مایوس کن صورتحال میں CTBI جیسے اہم معاہدے پر دستخط کرنا عقل مندی ہوگی ۔

نوازشریف حکومت کی سابقہ غلطیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اندیشہ ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط ہوکر رہے گا۔ چونکہ ایسا کرنے سے امریکہ خوش ہوتا ہے اور یہ سعادت حاصل کرنا نہ صرف نوازشریف کی تمنا ہے بلکہ بے نظیر بھی یہ موقع ہاتھ سے کھو بیٹھنے نہیں دیگی۔ یہ وہ زمینی حقیقت ہے جس نے پوری قوم کو امریکہ کا یرغمال بنائے رکھا ہے۔ لیکن تاہم کہ نوازشریف اور بے نظیر دونوں کو معلوم ہونا چاہئیے کہ پاکستان کی فضائی خلاف ورزی کے نتیجہ میں امریکہ کے خلاف نفرت (Popular anger) ابھی ٹھنڈا نہیں پڑچکا ہے۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط جلتی پرتیل ڈالنے کے مترادف ہوگا اور قوم امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے والوں کے ساتھ ایسی نبٹے گی کہ ان کے چاروں طبق روشن ہوجائینگے۔

حکومت اگر ملک میں اسلامی نظام نافذ کرنے میں مخلص ہے تو امریکہ کے ساتھ سودا (Deal) کرنے میں اس جرات کا مظاہرہ کرے جس کا اسلام تقاضا کرتا ہے۔ آج ہمارے پاس قرض ادا کرنے کیلئے وسائل نہیں ہیں تو ہمیں قومی حمیت گروی رکھنے کے بجائے واضح الفاظ میں متعلقہ مالیاتی اداروں کو کہنا چاہئیے کہ ہمیں مناسب مہلت دے۔ ہم بلاشک کرپشن (Corruption) اور غلط منصوبہ بندیوں کے طفیل اگر آج اپنے وعدے (Commitment) پوری کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں لیکن ہم ایک ایسے نظام کیطرف قدم بڑھارہے ہیں جو عدل وانصاف کا ضامن ہے اور جسکے لاگو ہوتے ہی ایک طرف اگر قومی خزانے سے لوٹی ہوئی دولت واپس آنی شروع ہوجائیگی تو دوسری طرف اسلامی تعلیمات کے تحت کفایت شعاری پر سختی کے ساتھ عمل درآمد کرتے ہوئے بہت ہی کم عرصہ میں اپنے واجبات ادا کرنے کے قابل ہوجائینگے۔ اس موقف میں وزن پیدا کرنے کیلئے ہماری قیادت کو اپنی پرتعیش زندگی کو خیرباد کہنا ہوگا اور سادگی وکفایت شعاری کی نظر آنے والی ایسی مثال قائم کرنی ہوگی کہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کو یقین آجائے کہ ہمارے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

درحقیقت ہماری قیادت نے جعلیت اور نااہلیت کی ان سرحدوں کو چھوا ہے کہ اس پر سے اندرون ملک اور بیرون ملک، اعتماد اٹھ چکا ہے۔ حالات کے تقاضوں کے برخلاف جانے کی روش اور قول وفعل میں تضاد دستیاب قیادت کی وہ کمزوریاں ہیں جو کسی بھی وقت ہماری نیوکلیئر صلاحیت کو Impotent کریگی۔ ایٹمی دھماکے کرنے کے بعد تو چاہئیے یہ تھا کہ ہم امریکہ پر واضح کردیتے کہ "ہم اب تمہاری غلامی سے آزاد ہیں" لیکن اس کے برعکس ہمارے معذرت خواہانہ انداز سے امریکہ کو ہماری فضاؤں میں ٹام ہاک کروز میزائل اڑانے کی جسارت کی ترغیب ملی۔ قیادت کے قول وفعل میں تضاد کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ موجودہ بدترین اقتصادی بحران کے باوجود

باقیوں کو تو چھوڑدیں رائے ونڈ کا امیر ترین نواز شریف بھی اسلام آباد کے غریب ترین نواز شریف کی مدد کے لئے سامنے نہ آسکا۔ بہرکیف پاکستانی قیادت نے معیشت کے ساتھ تو جو کرنا تھا وہ کر بیٹھے اب اسلام کے ساتھ ان کا مذاق قوم ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔ ایک مذہبی نظریاتی ملک میں اگر اسلام آئینی شکل میں نافذ نہ بھی ہو تب بھی مسلمان پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ہر معاملہ پر اسلامی تعلیمات واحکامات کی روشنی میں غور کرے۔ اب پاکستانی مسلمان کے دل میں حقیقت راسخ ہوچکی ہے کہ مشکلات سے نجات کا واحد ذریعہ اسلامی نظام کا نفاذ ہے۔ حکومت جوکہ بظاہر اسلامی نفاذ کے نفاذ میں مخلص نظر نہیں آرہی ہے خود اپنے جال میں پھنس گئی ہے۔ بہتر ہوگا کہ حکومت جب تک اسلامی نظام کے لئے قانون سازی کا عمل نہیں کرتی صدارتی آرڈننس کے ذریعہ وہ اقدامات فی الفور اٹھالے جو معیشت کو سنبھالا دے سکے۔ مثلاً تمام سرکاری سٹاف کاروں کے استعمال پر (بلالحاظ منصب وعہدہ) پابندی، صدر، وزیراعظم، گورنرز اور وزرائے اعلیٰ کے خصوصی طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کے استعمال پر پابندی وغیرہ اس قسم کے اقدامات اگر دھماکے کرنے کے ساتھ ہی اٹھالیے جاتے تو امریکہ کو خود انحصاری کا پیغام (Message) سمجھ آچکا ہوتا اور وہ خود اپنے ہی مفاد میں پاکستان کے خلاف اقتصادی پابندیاں لگانے سے گریز کرتا۔ لیکن امریکہ کو خودانحصاری کے کھوکھلا پن سمجھنے میں دیر نہیں لگی اور Desiredresults حاصل کرنے کیلئے اقتصادی پابندیاں لگانے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوئی۔ پوری قوم جانتی ہے کہ پاکستان کے خلاف امریکہ کے عزائم کیا ہیں۔ ڈالر کے ہتھیار کو کتنے مرحلوں میں پاکستان کے خلاف استعمال کیا جائے گا اور بالآخر کونسا مقصد حاصل کیا جائیگا۔ یہ سب اگرچہ نوشتہ دیوار ہے لیکن ہماری کوتاہ بین قیادت اقتدار کی حوص کا اس بری طرح شکار ہے کہ اس نے اس طرف آنکھیں بند کی ہوئی ہیں اور امریکہ کو خوش رکھنے کیلئے ایک دوسرے سے بازی لینے کی کوشش میں ہمہ وقت سرگرم ہے۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے میں نواز شریف اور بے نظیر کا غیر فطری اتفاق اگرایک طرف ان دونوں کیلئے اقتدار میں رہنے یا آنے کا سبب بن سکتا ہے تو دوسری طرف قومی خزانہ سے لوٹی ہوئی دولت کے تحفظ کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ اس لئے کہ یہ دونوں اچھی طرح جانتے ہیں کہ دستخط کرنے کی صورت میں ملکی اقتصادی صورتحال مزید ابتر ہوگئی اور قوم ان دونوں کو قومی خزانہ سے لوٹی ہوئی دولت واپس کرنے پر مجبور کریگی۔

اندریں حالات تمام دانشوروں، مذہبی لیڈروں، صحافیوں اور فہمیدہ طبقے پر آج یہ ایک قومی فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ ہم آواز ہوکر حکومت کو نفاذ شریعت سے قبل سی ٹی بی ٹی کے مسئلہ پر دستخط کرنے سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔